



مالکی مذهب برصغیر
www.malikimadhab.org

مسائل زکوٰۃ الفطر

مالکی فقہ کے مطابق زکوٰۃ الفطر کی شرعی حیثیت، ادائیگی کا
وقت، اجناس کی مقدار، زیر کفالت افراد کے
مسائل اور عصری تقاضوں کے مطابق قیمت کی ادائیگی

محمد طلحہ بن فرید الماکی

فقہ مالکی کی روشنی میں زکوٰۃ الفطر (صدقہ فطر) کے احکام و مسائل

زکوٰۃ الفطر، جسے اسلامی فقہی اصطلاح میں "صدقۃ الفطر"، "زکوٰۃ الابدان" (بدن کی زکوٰۃ) یا "زکوٰۃ النفوس" (جان کی زکوٰۃ) بھی کہا جاتا ہے، دین اسلام کا ایک اہم مالی و بدنی فریضہ ہے جو رمضان المبارک کے روزوں کے اختتام اور عید الفطر کے موقع پر ادا کیا جاتا ہے۔ فقہ مالکی، جو امام دار بھرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی آراء اور مدینہ منورہ کے عمل پر مبنی ہے، اس فریضے کو محض ایک مالی صدقہ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان روحانی عمل قرار دیتی ہے جو روزے دار کے روزوں کی تطہیر اور معاشرے کے مفلس طبقات کی اعانت کا ذریعہ بنتا ہے۔ مالکی فقہاء کے نزدیک یہ زکوٰۃ براہ راست انسانی جسم اور اس کی بقا سے وابستہ ہے، اسی لیے اس کا تعلق نصاب مال سے نہیں بلکہ انسانی جان کی موجودگی اور اس کی استطاعت سے ہے۔ اس مراسلہ میں مالکی مذہب کے مستند ماخذ کی روشنی میں زکوٰۃ الفطر کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی احاطہ کیا گیا ہے، جس میں اس کی شرعی حیثیت، ادائیگی کا وقت، اجناس کی مقدار، زیر کفالت افراد کے مسائل اور عصری تقاضوں کے مطابق قیمت کی ادائیگی جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

زکوٰۃ الفطر کی شرعی حیثیت اور وجوب کے دلائل

فقہ مالکی کے مشہور اور معتمد قول کے مطابق زکوٰۃ الفطر ایک "واجب" فریضہ ہے۔ امام مالک کے تبعین اور مالکی فقہ کے محققین نے اس کے وجوب پر قرآن، سنت اور اجماع سے استدلال کیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ الاعلیٰ کی آیت "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى" (بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے پاکیزگی حاصل کی) کی تفسیر میں جلیل القدر تابعی مکرّمہ بن عبد اللہ اور دیگر مفسرین نے اسے صدقہ فطر سے تعبیر کیا ہے، کیونکہ اس آیت کے فوراً بعد ذکر الہی اور نماز (عید) کا ذکر ہے۔ سنت نبوی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مالکی فقہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے، جس میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اس پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر "فرض" کیا ہے۔

مالکی فقہاء کے نزدیک لفظ "فرض" یہاں وجوب کے معنی میں ہے، اور اگرچہ بعض قدیم مالکی آراء میں اسے "سنت مؤکدہ" بھی کہا گیا ہے، لیکن مالکی مذہب کا فتویٰ اور مشہور قول وجوب ہی پر قائم ہے۔ وجوب کی اس دلیل کو تقویت دینے کے لیے امام ابن المنذر اور امام بیہقی جیسے ائمہ کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں جنہوں نے اس فریضے پر امت مسلمہ کے اجماع کا ذکر کیا ہے۔ مالکی فقہ میں اس وجوب کی نوعیت ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو وہ گناہ گار ہے، اور اگر اس کی مشروعیت کا انکار کرے تو وہ دین کی ایک اہم ضرورت کا منکر قرار پاتا ہے، تاہم سنت والے مرجوح قول کی وجہ سے وجوب کے منکر پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاتا۔

وجوب کی شرائط اور استطاعت کا معیار

مالکی فقہ میں زکوٰۃ الفطر کے وجوب کے لیے چند بنیادی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، جو اسے زکوٰۃ الاموال سے ممتاز کرتی ہیں۔ ان میں سب سے اہم شرط اسلام اور حریت (آزاد ہونا) ہے۔ چونکہ یہ ایک بدنی عبادت اور تطہیر کا ذریعہ ہے، اس لیے یہ صرف مسلمانوں پر واجب ہے اور کسی غیر مسلم کی طرف سے اس کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح، آزاد ہونا بھی ایک بنیادی شرط ہے، کیونکہ غلام اپنی ذات کا مالک نہیں ہوتا اور اس کی ذمہ داری اس کے مالک پر عائد ہوتی ہے۔

مالکی فقہاء کے نزدیک استطاعت کا معیار زکوٰۃ مال کے نصاب سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں استطاعت سے مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان کے پاس عید کے دن اور رات کے لیے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی بنیادی ضروریات (خور و نوش، لباس اور مکان) سے زائد ایک صاع غلہ موجود ہو۔ اگر کسی شخص کے پاس اتنی مقدار موجود ہے، تو وہ صاحب استطاعت شمار ہو گا اور اس پر اپنی اور اپنے زیر کفالت افراد کی طرف سے فطرانہ دینا لازم ہو گا۔ مالکی فقہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس عید کے دن فقیر یا غلہ موجود نہیں، لیکن اسے امید ہے کہ وہ بعد میں کمالے گا یا قرض واپس کر سکے گا، تو اسے قرض لے کر بھی یہ فریضہ ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ اجر عظیم سے محروم نہ رہے۔

شرائط وجوب	مالکی فقہی تفصیل
اسلام	ادائیگی کرنے والے کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔
حریت	صرف آزاد مسلمان پر واجب ہے، غلام کی طرف سے مالک ادا کرے گا۔
استطاعت	عید کے دن اور رات کی ضرورت سے زائد ایک صاع کی موجودگی۔
وقت کی گنجائش	وجوب کے وقت (غروب آفتاب یا فجر) زندہ ہونا ضروری ہے۔

ادائیگی کا وقت: وجوب، جواز اور فضیلت

زکوٰۃ الفطر کی ادائیگی کے حوالے سے مالکی فقہ میں وقت کی تقسیم نہایت باریک بینی سے کی گئی ہے۔ اس میں تین اہم اوقات کا تذکرہ ملتا ہے: وقت وجوب، وقت فضیلت اور وقت جواز۔

وقت وجوب (Obligation Time)

مالکی مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ زکوٰۃ الفطر رمضان المبارک کے آخری دن سورج غروب ہوتے ہی واجب ہو جاتی ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب روزہ دار رمضان کی عبادت مکمل کر کے افطار کی حالت میں داخل ہوتا ہے، اسی لیے اسے "فطر" (روزہ کھولنے) کی زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرا قول، جو امام مالک سے ہی مروی ہے، یہ ہے کہ اس کا وجوب عید الفطر کے دن فجر طلوع ہونے پر ہوتا ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان عملی فرق ان بچوں کے معاملے میں ظاہر ہوتا ہے جو عید کی رات پیدا ہوں؛ اگر وجوب غروب آفتاب پر مانا جائے تو بعد میں پیدا ہونے والے بچے پر زکوٰۃ واجب نہیں، لیکن اگر فجر پر مانا جائے تو واجب ہوگی۔

وقت فضیلت اور جواز (Preferred and Permissible Times)

مالکی فقہاء کے نزدیک ادائیگی کا سب سے "افضل وقت" عید کے دن نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے، طلوع فجر کے بعد کا وقت ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ عید کی خوشیوں کے آغاز پر ہی فقراء تک ان کا حصہ پہنچ جائے۔ تاہم، انتظامی سہولت اور مستحقین کی تلاش کے پیش نظر، مالکی مذہب میں عید سے ایک یا دو دن پہلے (اور بعض روایات میں تین دن پہلے) بھی ادائیگی کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اس پر شاہد ہے کہ وہ عید سے دو تین دن پہلے ہی وصول کنندگان کو صدقہ بھیج دیا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص بلا عذر نماز عید کے بعد تک تاخیر کرتا ہے، تو مالکی فقہ میں اسے مکروہ اور گناہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اس سے اس فریضے کا بنیادی مقصد (فقراء کو اس دن سوال سے بے نیاز کرنا) فوت ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر تاخیر ہو جائے، تب بھی یہ فریضہ ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا، بلکہ اسے قضا کے طور پر ادا کرنا واجب رہتا ہے۔

مقدار اور پیمائش کے مسائل: صاع اور مد کی تحقیق

مقدار کے لحاظ سے تمام مالکی فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر فرد کی طرف سے "ایک صاع" غلہ دینا ضروری ہے۔ صاع کی پیمائش میں مالکی مذہب "صاع مدینہ" کو معیار مانتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے پیمانے ہی کو برکت اور شرعی احکام کے لیے منتخب فرمایا تھا۔

صاع کی تعریف یہ ہے کہ یہ "چار مد" کے برابر ہوتا ہے۔ ایک مد سے مراد ایک اوسط قامت والے انسان کے دونوں ہاتھوں کی بھرپور چلو (حفنہ) ہے، جس میں ہاتھ نہ تو بہت زیادہ کھلے ہوں اور نہ ہی سختی سے بند ہوں۔ چونکہ مختلف اجناس کا وزن ان کی کثافت (Density) کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، اس لیے اسے کلوگرام میں تبدیل کرتے وقت مالکی فقہاء نے احتیاط کے پہلو کو مد نظر رکھا ہے۔

جنس	حالت	وزن (تقریباً کلوگرام)
گندم (سالم)	غلہ	2.50 کلوگرام
گندم (آٹا)	پسائی شدہ	2.25 کلوگرام
جو (سالم)	غلہ	1.75 کلوگرام
جو (آٹا)	پسائی شدہ	1.50 کلوگرام
چاول	سالم	2.67 کلوگرام
کھجور	خشک	1.80 کلوگرام

عصری تناظر میں، اگر کوئی شخص احتیاطاً تین کلوگرام گندم یا چاول فی کس نکالتا ہے، تو وہ مالکی فقہ کے مطابق یقیناً بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ مالکی فقہاء نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ اگر غلہ دستیاب نہ ہو اور کوئی پکی ہوئی روٹی دینا چاہے، تو اس کی مقدار اس طرح متعین کی جائے گی کہ اس میں استعمال ہونے والا آٹا صاع کی مقدار کے برابر ہو۔

www.malikimadhab.org

اجناس کا انتخاب اور "غالب قوتِ بلد" کا تصور

مالکی فقہ میں زکوٰۃ الفطر کی جنس کے انتخاب کے لیے ایک جامع اصول مقرر کیا گیا ہے جسے "غالب قوتِ بلد" (علاقے کی عمومی خوراک) کہا جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں جن نو اشیاء کا تذکرہ ملتا ہے۔ گندم، جو، سلٹ (ایک قسم کا جو)، کھجور، کشش، پنیر (اقل)، مکئی، باجرہ اور چاول۔ انہی کو مالکی فقہاء نے بنیادی فہرست قرار دیا ہے۔ مالکی موقف کی انفرادیت یہ ہے کہ اگر کسی علاقے میں ان نواصناف کے علاوہ کوئی اور چیز بطور بنیادی خوراک استعمال ہوتی ہو، تو وہاں اسی سے فطرانہ ادا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ غریب کو وہ چیز ملے جو وہ روزمرہ زندگی میں کھانے کے لیے استعمال کرتا ہے، نہ کہ وہ چیز جو اس کے لیے اجنبی یا غیر ضروری ہو۔ اگر کوئی شخص اعلیٰ درجے کی جنس (مثلاً گندم) چھوڑ کر ادنیٰ درجے کی جنس (مثلاً جو) سے فطرانہ دینا چاہے جبکہ اس علاقے کی عمومی خوراک گندم ہو، تو مالکی فقہاء کے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے اور بعض صورتوں میں اسے ناکافی بھی سمجھا جاسکتا ہے اگر وہ عام معیار سے بہت نیچے ہو۔

زیر کفالت افراد کی ذمہ داری اور مالکی فقہ کا "نفقہ" ماڈل

مالکی فقہ میں زکوٰۃ الفطر کی ادائیگی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ایک مسلمان صرف اپنی طرف سے ہی نہیں، بلکہ ان تمام مسلمانوں کی طرف سے بھی ادائیگی کا پابند ہے جن کا نفقہ (خرچہ) اس کے ذمہ واجب ہے۔ یہ ذمہ داری رشتہ داری، ازدواجیت اور ملکیت کے تعلق پر مبنی ہے۔

اولاد اور والدین کی طرف سے ادائیگی

والد پر واجب ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے فطرانہ ادا کرے جن کا اپنا کوئی مال نہیں ہے۔ لڑکوں کے معاملے میں یہ ذمہ داری بلوغت اور ان کے کمانے کے قابل ہونے تک رہتی ہے، جبکہ لڑکیوں کے معاملے میں یہ ذمہ داری اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک ان کی شادی نہ ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے گھر منتقل نہ ہو جائیں۔ اگر بچوں کا اپنا مال ہو، تو بعض مالکی محققین کے نزدیک ان کے مال سے بھی نکالا جاسکتا ہے، لیکن باپ کا اپنی طرف سے نکالنا افضل ہے۔ اسی طرح، اگر کسی شخص کے والدین غریب اور اس کے زیر کفالت ہوں، تو ان کی طرف سے فطرانہ نکالنا اس پر واجب ہے۔

بیوی کا فطرانہ اور ازدواجی تعلق

مالکی فقہ کے مطابق شوہر پر اپنی بیوی کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے، خواہ بیوی مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اس لیے ہے کہ صدقہ فطر "نفقہ" (کھانے پینے کے خرچے) کے تابع ہے، اور چونکہ بیوی کا نفقہ شوہر پر لازم ہے، اس لیے اس کا فطرانہ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ اگر بیوی "ناشزہ" (نافرمان اور شوہر کا گھر چھوڑ کر جانے والی) ہو اور اس کا نفقہ ساقط ہو چکا ہو، تو مالکی فقہ میں اس کا فطرانہ بھی شوہر کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ طلاق رجعی کی صورت میں، جب تک عدت باقی ہے، شوہر پر ادائیگی لازم ہے۔

جنین (ناپید ایچ) کا حکم

مالکی مذہب میں حاملہ خاتون کے پیٹ میں موجود بچے (جنین) کی طرف سے زکوٰۃ الفطر کی ادائیگی "واجب" نہیں ہے۔ تاہم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے اسے "مستحب" (پسندیدہ) قرار دیا گیا ہے۔ اگر بچہ عید کی رات سورج غروب ہونے سے پہلے پیدا ہو جائے (مشہور قول کے مطابق)، تو اس کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔

قیمت (نقدی) کی ادائیگی: قدیم موقف اور جدید مالکی فتاویٰ

مالکی فقہ کے کلاسیکی اور "مشہور" موقف کے مطابق زکوٰۃ الفطر کو غلے (جنس) کی صورت میں ہی نکالنا ضروری ہے، اور قیمت یا نقدی (Cash) کی صورت میں ادائیگی "غیر مجزی" (ناکافی) سمجھی جاتی ہے۔ امام مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے قیمت کی ادائیگی کو ناپسند فرمایا کیونکہ یہ سنت نبوی کے ظاہری الفاظ کے خلاف ہے۔

تاہم، موجودہ دور میں مالکی اکثریت والے ممالک کے سرکاری اداروں اور مفتیان کرام نے فقہ حنفی اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں نقدی کی ادائیگی کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

• **مراکش (Morocco):** وہاں کی اعلیٰ علمی کونسل (المجلس العلمی الاعلیٰ) نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ آج کے دور میں غریب کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نقدی زیادہ "افضل" اور "انفع" (زیادہ فائدہ مند) ہے، کیونکہ غریب اس رقم سے اپنی مرضی کی چیزیں خرید سکتا ہے۔

• **الجزائر اور تونس:** ان ممالک میں بھی ہر سال حکومت کی طرف سے ایک مخصوص رقم (مثلاً مراکش میں 13 درہم یا مصر میں 35 پاونڈ) بطور کم از کم مقدار مقرر کی جاتی ہے تاکہ عوام کے لیے ادائیگی میں آسانی ہو۔

یہ تبدیلی اس فکری بنیاد پر ہے کہ صدقہ فطر کا اصل مقصد "اغناء" (غریب کو بے نیاز کرنا) ہے، اور موجودہ معاشی نظام میں غلہ ذخیرہ کرنے کے بجائے رقم غریب کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

مستحقین اور تقسیم کے مالکی اصول

زکوٰۃ الفطر کے مستحقین کے حوالے سے مالکی فقہ کا موقف نہایت واضح ہے: یہ صرف "مسلم فقراء اور مساکین" کے لیے ہے۔ اگرچہ زکوٰۃ مال کے آٹھ مصارف ہیں، لیکن مالکی فقہاء نے فطرانہ کو صرف ان دو بنیادی طبقات تک محدود رکھا ہے تاکہ عید کے دن کوئی بھوکا نہ رہے۔

مستحقین کی تفصیل	مالکی فقہی احکام
فقراء و مساکین	بنیادی اور اولین مستحق، جنہیں عید کے دن کھانے کی ضرورت ہو۔
غیر مسلم (ذمی)	مالکی فقہ میں غیر مسلم کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں ہے۔
بنو ہاشم	سادات کرام (آل بیت) کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔
قریبی رشتہ دار	وہ رشتہ دار جن کا نفقہ واجب نہیں (مثلاً بھائی، چچا)، انہیں دینا افضل ہے۔

تقسیم کے عمل میں مالکی فقہ اس بات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ انسان خود اپنے ہاتھوں سے مستحق تلاش کر کے اسے دے، یا کسی قابل اعتماد ادارے یا امام کو وکیل بنائے۔ ایک غریب کو کئی لوگوں کا فطرانہ دینا یا ایک شخص کا فطرانہ کئی غریبوں میں بانٹنا، دونوں صورتیں مالکی فقہ میں جائز ہیں۔

نقل زکوٰۃ: جغرافیائی حدود اور منتقلی کا حکم

مالکی فقہ میں "نقل زکوٰۃ" (زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا) کے حوالے سے عمومی قاعدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ اسی جگہ تقسیم کی جائے جہاں ادا کرنے والا خود موجود ہے۔ یہ اصول "حق جو ار" (پڑوس کے حق) پر مبنی ہے، تاکہ ہر بستی کے غریب اپنے ہی علاقے کے لوگوں کی سخاوت سے مستفید ہوں۔ مالکی فقہاء نے منتقلی کے لیے "مسافت قصر" (تقریباً 80 کلومیٹر) کی حد مقرر کی ہے۔ بلا ضرورت اس حد سے باہر زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے، لیکن اگر دوسرے علاقے میں زیادہ ضرورت مند لوگ ہوں، یا وہاں قحط زدہ اور جنگ زدہ مسلمان ہوں، یا وہاں قریبی رشتہ دار رہتے ہوں، تو ایسی صورت میں منتقلی نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہو جاتی ہے۔ مسافر کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ جہاں عید کی رات گزارے، وہیں اپنا فطرانہ ادا کرے، جبکہ اس کے اہل و عیال کی طرف سے فطرانہ ان کے اپنے شہر میں ادا کیا جائے گا۔

خلاصہ اور فقہی بصیرت

زکوٰۃ الفطر مالکی فقہ کی روشنی میں ایک ایسی جامع عبادت ہے جو انفرادی پاکیزگی اور اجتماعی فلاح و بہبود کا حسین سنگم ہے۔ امام مالک کی تعلیمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ دین کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے انسانی ضرورت اور سماجی وقار کو اولیت دی جائے۔ مالکی فقہ کا "صاع مدینہ" سے لگاؤ سنت نبوی سے محبت کی علامت ہے، جبکہ "غالب قوت بلد" کا اصول بدلتے ہوئے جغرافیائی اور معاشی حالات میں دین کی پلک کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ عید کی خوشیوں میں اپنے ارد گرد کے مفلسوں کو شامل کرے، وقت مقررہ پر اپنا اور اپنے زیر کفالت افراد کا حصہ نکالے، اور اس مالی فریضے کو اللہ کی دی ہوئی توفیق پر شکرانے کے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ قدیم مالکی موقف غلے کی ادائیگی پر زور دیتا ہے، لیکن عصری اجتہاد نے نقدی کی صورت میں جو سہولت پیدا کی ہے، وہ بھی شریعت کے مقاصد اور فقراء کی مصلحت کے عین مطابق ہے، بشرطیکہ اسے خلوص نیت اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے سرانجام دیا جائے۔